وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی اہمیت

(ایک ایمان افروز تحقیقی مقالہ)

از رشحاتِ قلم

پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

با ایما و رضا

پیر سیّد غلام نظام الدّین جامیؔ گیلانی قادری

سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

تمام پڑھنے والوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے بچوں کی صحت اور تندرستی کیلئے دعا فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہر مصیبت اور پریشانی سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

نیاز مند۔ فاروق حسین گولڑوی

مسند آرائے بزمِ عطا

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تُو، سب کو دیتا ہے تُو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے

کون سُنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کُنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے

اولیا تیرے محتاج اے ربِّ کُل! تیرے بندے ہیں سب انبیاء و رُسُل
ان کی عزّت کا باعث ہے نسبت تری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے

میرا مالک مری سُن رہا ہے فُغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زُباں
اب مری راہ میں کوئی حائل نہ ہو نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے

ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نُما، اُس اَحد کے سوا دُوسرا کون ہے

وہ حقائق ہوں اَشیاء کے یا خشک و تر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ماسِوا ایک اُس ذاتِ بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماورٰی کون ہے

انبیا، اولیا، اہلِ بیتِؓ نبیؐ، تابعینؓ و صحابہؓ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تُو نہیں ہے تو مشکل کُشا کون ہے

اہلِ فکر و نظر جانتے ہیں تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیرؔ! اس کو تُو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

از: پیر سیّد نصیر الدین نصیر رحمۃ اللہ علیہ

وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

عقیدۂ ختمِ نبوّت کی اہمیت

(ایک اِیمان افروز تحقیقی مقالہ)

اَز رشحاتِ قلم

پیر سیّد نصیر الدّین نصیر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

با ایماٗ و رضا

پیر سیّد غلام نظام الدّین جامی گیلانی قادری

سجّادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف، E-11 اسلام آباد (پاکستان)

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	عقیدۂ ختم نبوتؐ کی اہمیت
مصنف	:	پیر سیّد نصیر الدین نصیر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	:	اوّل
کمپوزنگ و ڈیزائنگ	:	حافظ محمد ساجد جمیل
سرورِق	:	محمد دانش نجم
ناشر	:	مہریہ نصیریہ پبلشرز گولڑہ شریف
نگرانی طباعت	:	حاجی عبدالقیوم گولڑوی
مطبع	:	حمزہ پرویز پرنٹرز، راولپنڈی
تعداد	:	2200
ہدیہ	:	40.00 روپے
سن طباعت	:	جمادی الاوّل 1434ھ بمطابق مارچ 2012ء

ملنے کا پتہ

اندرونِ ملک: میاں جاوید اقبال: طلوعِ مہر آڈیو ویڈیو لائبریری، مکتبہ مہریہ نصیریہ درگاہِ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف
سیکٹر E-11 گولڑہ شریف اسلام آباد (فون: 051-2106464) نیز: مکتبہ ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور

www.faiz-e-islam.weebly.com

عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت

تحریر: پیر سیّد نصیر الدّین نصؔیر رحمۃ اللہ علیہ

عقیدۂ ختمِ نبوت قطعی ویقینی بھی ہے اور ضروری بھی اور اِس کا انکار درحقیقت حضور ختمیِ مرتبت کی نبوت کا انکار ہے معاذ اللہ۔ اِسلامی عقائد پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں اُن میں عقیدۂ ختمِ نبوت مع تشریحات لازمیہ کا بطورِ خاص ذکر کیا گیا ہے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے''اوّل الانبیاء آدم و آخر هم محمد صلی الله علیه وسلم ''ترجمہ:انبیائے کرام کی جماعت میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ الاسلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ہیں۔ چنانچہ اِس بنی نوعِ انسان میں جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا اِسی طرح حضرت محمد کے بعد بھی کوئی نبی نہیں ہوا نہ قیامت تک ہوگا۔ گویا جو شخص آنحضرت کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ آنحضرت کی نبوت ورسالت کا انکاری ہے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے آنحضرت کے بعد نبوت کا دعوٰی کیا انہوں نے یا تو اپنے آپ کو امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے الگ کر لیا جیسے بھائی فرقہ یا انہوں نے عام لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے تاویلاتِ فاسدہ کے ذریعے دجل وفریب کا جال پھیلایا لیکن وہ اُس کا اِنکار نہ کر سکے کہ عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کا قطعی عقیدہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے دورِ اقدس سے لے کر آج تک پوری امتِ اِس پر قائم ہے۔ شریعتِ محمدیہ کے تین بڑے اصول ہیں کتاب سنت اور اجماعِ امت ان تینوں سے عقیدۂ ختمِ نبوت ثابت اور اظہر من الشّمس فی نصفِ النہار ہے۔ ملاحظہ ہو اصلِ اوّل کتاب، مفسرین وعلمائے اسلام کے نزدیک تقریباً ایک

www.faiz-e-iqbal.weebly.com

سوآیاتِ قرآنی میں صراحتاًواشارۃً عقیدۂ ختمِ نبوت کا ذکر فرمایا گیا۔چند ذکر کی جاتی ہیں۔

نمبر 1:ماکان محمد ابا احدٍ من رجا لکم الآیۃ (سورۃ الاحزاب 40)

مشہوراست اب اس کی تفسیر میں لفظِ خاتم النبیین سے مراد خود حضور علیہ السلام نے نبی بعدی کے ساتھ تفسیر فرمادی اور یہی تفسیر سب سے مقدم اور سب کی اصل ہے سیفِ چشتیائی کے خطبے میں یہ اصول ذکر کیا گیا۔

لوا جب علینا معشر المسلمین تعلمهما ممن هوا اهل لذالك و یقدم تفسیر القرآن علیٰ حسبِ اللغة العربیة وعلیٰ طبقِ ما فسّرہٗ رسول الله صلی الله علیه وسلم .

ترجمہ: لہٰذا ہم جماعتِ اہلِ اسلام پر واجب ہے کہ کتاب وسنت کا علم اُن اشخاص سے حاصل کریں جو اس کی اہلیت رکھتے ہیں پس سب سے مقدم قرآن کی وہ تفسیر ہوگی جو خود قرآن سے حسبِ لغت عربیہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی تفسیر کے مطابق ہو۔

اِس اُصول پر سیفِ چشتیائی میں چند دیگر آیاتِ قرآنیہ سے استشہاد قال الله تعالیٰ اِن علینا جمعه و قرآنهٗ فاِذا قرآنهٗ فاتبع قرآنهٗ ثم اِن علینا بیا نہٗ (سورۃ القیمۃ 19-18-17)وقال الله تعالیٰ اِنا اِنّا ازلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناسِ بما ارٰک الله الآیۃ (النساء105)وایضاً وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لهم الآی ۃ (سورۃ النحل 24)وایضاًقال الله تعالیٰ وانزلنا الیک الذکر لتبینَ للناس فانزلَ الیهم الآیۃ (النحل 44)اِسی اُصول پر ایک حدیث شریف بھی لکھی وقال صلی الله علیه و آلهٖ وسلم اَلا َوَاِنّی اوتیت القرآن و مثلهٗ معهٗ لوگوآگاہ رہومیں قرآن اور اُس کے ساتھ اُسی کے مانند سنت دیا گیا ہوں۔یہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر اب امت کے مفسرین کرام کے

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

قلم سے ملاحظہ ہو حضرات مفسرین نے اِس آیت کے ذیل میں خاتم النبین کے لغوی اور شرعی معنی تفصیل کے ساتھ ذکر فرمائے ہیں۔ اِن کی تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ اِس آیتِ شریفہ میں دو قرأتیں ہیں خاتم النبیین بفتح تاء اور خاتم النبیین بکسر تاء اور اِن دونوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں چند مفسرین کرام کا حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔

تفسیر ابنِ جریرؒ

ترجمہ: اِس معنی میں کہ حسن اور عاصم (لغت وقرأت کے دو امام) کے سوا تمام قاریوں نے اِس کا خاتم النبیین بکسرِ التاء پڑھا ہے یعنی آپ نے تمام انبیاء کو ختم کردیا ......اور جیسا کہ نقل کیا جاتا ہے قراء میں سے حسن اور عاصم نے اِس لفظ کو خاتم النبیین بفتحِ التاء پڑھا اِس معنی میں کہ آپ نبیوں کی جماعت میں سب سے آخری نبی ہیں۔

تفسیر ابنِ کثیرؒ

ترجمہ: پس یہ آیت اِس بات میں نصِ صریح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہیں اور جب کوئی نبی نہ ہوا تو رسول بدرجۂ اَولیٰ نہ ہوگا کیونکہ مرتبۂ رسالت کا بہ نسبت مرتبۂ نبوت کے خاص ہے، ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور اِس پر رسول اللہ ﷺ سے احادیثِ متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے آپ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

تفسیر کشاف

علامہ زمخشری نے اپنی مشہور و مقبول تفسیر کشاف میں زیرِ آیت محولہ بالا تشریحاً فرمایا

ترجمہ:خاتم بفتح التاء بمعنی آله مهر اور بکسر التاء بمعنی مہر کرنے والا اور اس معنی (یعنی ختم کرنے والا) کی تقویت کرتی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت ''ولکن نبیا خاتم النبیین ''پس اگر آپ یہ کہیں کہ آپ ﷺ آخرالانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ حضرت عیسیٰ آخر زمانہ میں آسمان سے اُتریں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ کے آخرالانبیاء ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی بنایا نہ جائے گا تو اب نزولِ عیسیٰ سے کچھ اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت عیسیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔

رُوح المعانی

ترجمہ: اور نبی سے مراد وہ ہے جو رسول سے عام ہے پس آپ کے خاتم النبیین ہونے سے پہلے آپ کا خاتم المرسلین ہونا بھی لازم ہوگا۔ وفی مقامِ آخر۔ ترجمہ: اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اِس عالم میں وصفِ نبوت سے متصف ہونے کے بعد وصفِ نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہوگیا جن وانس میں سے کسی میں اب یہ وصف پیدا نہیں ہوسکتا اور یہ سلسلہ ختمِ نبوت اِس عقیدہ سے ہرگز متعارض نہیں جس پر امت نے اجماع کیا ہے اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں اور شاید درجہ تواتر معنوی کو پہنچ جائے اور جس پر قرآن نے تصریح کی ہے اور جس پر ایمان لانا واجب ہے۔ اور اِس کے منکر کو کافر سمجھا گیا ہے۔یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا کیونکہ وہ حضور ﷺ کے اِس عالم میں نبوت ملنے سے پہلے وصفِ نبوت کے ساتھ متصف ہو چکے تھے۔ نیز اِسی آیت کے تحت صاحب روح المعانی نے فرمایا۔

ترجمہ: اور آنحضرت ﷺ کا آخر النبیین ہونا ان عقائد میں سے ہے جن پر قرآن ناطق ہے

www.faizerisalat.weebly.com

اور جن پر احادیث نے صاف صاف تصریح فرمائی اور جن پر امت نے اجماع کیا اِس لئے کہ اِس کے برخلاف دعوٰی کرنے والا کافر سمجھا جائے گا اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا (روح المعانی جلد 22 زیرِ آیت محوّلہ بالا) اِسی طرح اِس آیت کی تفسیر میں یہی وضاحت علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں بھی فرمائی۔

آیت نمبر 2: الیومَ اکملتُ لکُم دینَکم الآیۃ ۔ترجمہ: آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے دینِ اسلام ہی کو پسند کیا گیا: یہ آیت نبی کریم کے آخری حج حجۃ الوداع میں جمعہ کے دن 9 ذی الحج کو نازل ہوئی اور اِس کے بعد آپ 81-80 دن دنیا میں رونق افروز رہے اور اِس آیت کے بعد حلت وحرمت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ اِس آیت میں ہر لحاظ سے دین کے کامل ہونے اور نعمتِ خداوندی کے تمام ہونے کا اعلان ہے تا قیامت تو یہ آیت اور یہ اعلان آپ کے خاتم النبیین کو بھی متضمن ہے اِسی لئے علامہ ابنِ کثیر نے زیرِ آیت ھذا فرمایا: کہ اب نہ اُمتِ محمدیہ کسی دین کی محتاج ہے اور نہ ہی کسی نبی کی محتاج ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمام جن وانس کی طرف مبعوث فرمایا (ابنِ کثیر جلد 3)

آیت نمبر 3

و مبشرًا بَرسُولٍ یاتی من بعد اسمہٗ احمدُ الآیۃ (الصف آیت 6) ترجمہ: اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والا ہے جن کا نام مبارک احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

آیت نمبر 4

وَاسئَل مَن اَرسَلنا مِن قبلکَ من رُسُلِنَا الآیۃ (پارہ 25)

ترجمہ: اور اے حبیب! آپ اُن سے پوچھ لیجئے جن کو ہم نے آپ سے پہلے رسول بنا کر بھیجا الخ یہ آیت بیت المقدس میں انبیاء ومرسلین کی امامت وملاقات فرمانے حضور علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی طرزِ استدلال ہمارا اس سے نمبر 1۔ جب تمام انبیاء اور مرسلین کا سب کے ساتھ ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ وہی برحق رسول ہیں جو پہلے آچکے۔ بعد میں نہ کوئی آنا ہے اور نہ کسی ایسے نبی ورسول سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ نمبر 2 من قبلک فرمایا گیا من بعدِک نہیں کہا گیا۔ نمبر 3 وہاں حضرت عیسیٰ سے بھی ملاقات ہوئی کیونکہ بعد میں اُنہوں نے خود آنا تھا کہ اُن کے کسی ظل و بروز نہ آنا تھا۔ نمبر 4 بیت المقدس میں مرزا صاحب کی تو آنحضرت ﷺ سے ملاقات نہیں ہوئی کیونکہ یہ حضرت اُس طبقۂ انبیاء ومرسلین میں سے تھے ہی نہیں۔ شاید انہوں نے اِسی لئے آپ کے بعالمِ بیداری معجزات وغیرہ کا ہی انکار کر دیا اور اِسے اعلیٰ درجہ کا کشف قرار دیدیا خود اپنا ایسے کشف سے کئی بار صاحب تجربہ ہونے کا ہذیان بک دیا۔ (اوہام اوہام تصنیف مرزا قادیانی) بہرحال۔ یہ مختصر آیاتِ قرآنیہ سے مسئلہ ختمِ نبوت پر روشنی ڈالی گئی۔ اب دوسرے یعنی حدیث شریف سے تمسک ملاحظہ ہو۔ حضرت ابن معظمؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اِن لی اسماء انا محمد انا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشرُ الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہٗ نبی (مسلم شریف جلد نمبر 2 کتاب الفضائل ص 241) ترجمہ واضح ہے العاقب کی خود سرکار نے تفسیر فرما دی کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو تو اب یہ حدیث اِس مفہوم میں صریح ہوگئی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: انا محمد واحمد والمقفی والحاشر و نبی التوبۃ ونبی الرحمۃ (مسلم شریف جلد دوم کتاب الفضائل ص 241)

اِس حدیث میں آپ نے اپنا نام الحقفی فرمایا جس کا معنی ہے آخر میں آنے والا۔ امام نووی نے شرح مسلم میں علامہ مناوی نے شرح کبیر میں، ملاعلی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں حقفی کا معنی آخرالانبیاء لکھا ہے۔

نمبر 3:

حضرت ابو ہریرۃؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: فُضلتُ علی الانبیاء بستٍ اُعطیتُ جوامعَ الکلم ونصرت بالرُّعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدًا وطهوراً وارسلت الی الخلق کافةً وختم بی النبیون (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن ص512)

یہ حدیث اِس سلسلہ میں بالکل صریح ہے مفہوم واضح ہے ختم بی النبیون سے استدلال ہے

نمبر 4:

حضرت ابوھریرۃ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کانت بنو اسرایل تَسوسُهُم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی (مسلم شریف کتاب الامارۃ) ترجمہ: بنی اسرائیل کے انبیاء سیاستِ مدنیہ کے فرائض سرانجام دیتے تھے جب ایک نبی تشریف لے جاتا تو اِس کے بعد دوسرا نبی آجاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

نمبر 5:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرٍ احسن بنیانهٗ وترک منه موضع بنته مطاف به النظارُ

www.faizenisbat.weebly.com

یی تعجبون من حسن بنیانهٖ الا موضع تلک البنة مکنتُ انا سدرت موضع البنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل و فی روایة فانا تلک البنة و انا خاتم النبیین
(مشکوٰۃ شریف جلد 2 ص 58 باب فضائل سیّد المرسلین)

ترجمہ: میری مثال اور دیگر انبیاء کی مثال اُس ایوان کی طرح ہے جس کی تعمیر بہت اچھی کی گئی لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی لوگ اِس عمارت کی خوبی دیکھ کر تعجب کرتے ہیں سوا اُس عیب کے کہ عمارت میں اس کی ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے تو مین نے آ کر اِس اینٹ کی جگہ کو پر کر دیا۔ وہ ایوان بھی میرے ذریعے اتمام (تکمیل) کو پہنچا اور رسولوں کی آمد کا سلسلہ بھی میرے اوپر تمام کیا گیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ آخری اینٹ میں ہوں اور میں نبیوں کا خاتم ہوں (ختم کرنے والا ہوں)

نمبر 6:

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے شفاعت کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ مختلف انبیاء کے پاس سے ہو کر حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور پھر میرے پاس آ کر کہیں گے یا محمد انت رسول الله و خاتم الانبیاء لفظِ خاتم الانبیاء صریح استدلال ہے۔

نمبر 7:

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا: انا قائد المرسلین وَلَا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافعٍ ومشفع ولا فخر (مشکوۃ کتاب لفتن)

www.faizenisbat.weebly.com

نمبر 8:

حضرت عرض باض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا: انی عند اللہ مکتوبٌ خاتم النبیین وان آدم لمنجدلٌ فی طینۃٍ۔

نمبر 9:

حضرت ابوامامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اَنَا آخرُ الانبیاء وانتم آخر الامم (سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال ص 207)

نمبر 10:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اَنت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (مسلم شریف)

نمبر 11:

حضرت ثوبان بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: انہ سیکونُ فی امتی کذابون ثلٰثونَ کلھم یزعمُ انہٗ نبیُ اللّٰہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوٰۃ کتاب الفتن)

یہ حدیث چند نکات کی حامل ہے

1: حضور کی خبر کے مطابق جھوٹے نبی ضرور آئیں گے اِن جھوٹے نبیوں کا آنا ہی فجرِ صادق پر ہمارے ایمان ویقین کی ترقی کا باعث ہے۔

www.faize-nisbat.weebly.com

2: یہ سارے مدعیانِ نبوت جھوٹے اور کذاب ہوں گے ان کا دعوٰی صداقت پر نہیں بلکہ دجل وفریق پر مبنی ہوگا۔ سچ یہ ہے کہ اِسی حدیث شریف کے بعد اب کسی جھوٹے مدعی نبوت کے دعوٰی نبوت کو پرکھنے اور آزمانے کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی کیونکہ حضور علیہ السلام کے فرمان کے مطابق امت کو ان کے جھوٹے ہونے کا یقین ہے۔

...... دوسری دقت یہ ہے کہ بقولِ قادیانی اگر فنا فی الرسول ہونے سے اور حضور علیہ السلام کی عطاء و بخشش سے رسول و نبی کا لقب عطا ہوتا ہے تو پھر خود حضورﷺ کو بھی اِس کا علم ہونا ضروری ہے جب کہ معاذ اللہ کیا حضورﷺ اِس بات سے بے خبر تھے کہ آپﷺ نے کسی امتی کو قیامت تک یہ لقب عطا نہیں فرمایا حتیٰ کہ حضرت علی جیسی شخصیت کو بھی صرف تین لقب عطا ہوئے چنانچہ حاکم نے مستدرک میں بروایتِ اسعد بن زرارہ اخراج کیا ہے کہ قال رسول اللہﷺ اوحی الی فی علی ثلٰث انہٗ سیّد المومنین و امام المتقین وقائد الغرّ المحجلین حضرت علی کو بھی نبی ورسول کا لقب عطا نہ ہوا باوجود اس کے کہ خیبر کے دن (یحب اللہ ورسولہٗ و یحبہ اللہ و رسولہٗ) سے اِن کی محبیت اور محبوبیت کل اصحاب کے سامنے ظاہر ہوئی۔

...... اِس بات پر کل امت مرحومہ کا اجماع ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم بعینہٖ حضور علیہ السلام کی پیشن گوئی کے مطابق آسمان سے بعینہٖ بجسمہٖ اتریں گے نہ کہ مرزا صاحب کی اختراع کے مطابق مثیل مسیح بن کے کوئی آئے گا۔ اور بجسمہٖ بعینہٖ تب ہی نزول ہو سکتا ہے جب حیاتِ حقیقی جسمانی کے ساتھ ہی اُن کا رفع الی السماء ہوا ہو ورنہ مطابقت کلامی نہیں رہے گی۔ لہٰذا ہم بڑے زور سے کہتے ہیں کہ جیسے کل اُمت کا نزول عیسوی بجسدِ عنصری پر اجماع و اتفاق ہے ایسا ہی حیاتِ مسیح عند الرفع پر بھی ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ حالت میں اٹھائے گئے اِس

بات پر اجماع ہے۔البتہ اِس بات میں قدرے اختلاف ہے کہ آسمان پر اُٹھائے جانے سے پہلے اُن کی وفات ہوئی اور پھر اُنہیں زندہ کر کے اُٹھایا گیا جیسا کہ نصاریٰ (عیسائیوں) کا مذہب ہے یا بعض علمائے اسلام مثلِ امام مالک کا مذہب ہے۔لیکن عندالرفع حیات پر امام مالک بھی متفق ہیں جیسا کہ اُن کے مقلدین اجلہ علمائے کرام کی کتابوں سے واضح ہے۔

...... اگر قادیانیوں کی طرف سے یہ سوال کیا جائے کہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی نبی یا رسول کے نہ ہونے کا مقصد یہ ہے کہ نئی شریعت لے کر کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا مرزا قادیانی تو غیر تشریعی نبوت ورسالت کا مدعی تھا لہٰذا اُس کا آنا ختمِ نبوت کے منافی نہیں کما قال الشیخ الاکبر فی الباب الثالث والسبعین وھذا معنیٰ قومہٖ ﷺ اِن الرسالۃ والنبوۃ قدا نقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی امی لا نبی بعدی یکون علیٰ شرعٍ یخالف شرعی الخ

تو جواب یہ ہے کہ پہلے ہم تحریر کر چکے کہ حدیث میں آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حضرت ہارون کے ساتھ تشبیہ دے کر الا انہ لا نبوۃ بعدی کے ساتھ نبوت کی نفی کر دی تو وہ نبوت غیر تشریعی کی بھی نفی ہوگی۔نفی جنس کا ہے' حضرت ہارون نبی تو تھے لیکن غیر تشریعی نبی تھے شریعت موسوی سے ہٹ کر اُن کی اور کوئی الگ شریعت نہ تھی۔باقی حضرت شیخ اکبر کا حوالہ بھی مرزائیوں کو فائدہ نہیں دے سکتا کیونکہ وہ اپنی محولہ بالا کتاب کے اُسی بابِ محولہ ہی میں حضرت عیسیٰ کے بجسدہٖ زندہ زمین پر اُترنے کو ثابت کر رہے ہیں' جس کا مرزائی انکار کرتے ہیں' یہ کہتے ہیں نزولِ عیسیٰ سے مراد جسدِ عنصری کے ساتھ نہیں بلکہ مثیلِ مسیح کا نزول ہے۔چنانچہ اُسی باب کے صفحہ پر آپؒ نے لکھا ابقی اللہ بعد رسول اللہ ﷺ من الرسل الاحیاء با جسادِ ھم فی ھذہ الدّارِ الدنیا ثلثۃً الیٰ ان قالَ وابقیٰ فی الارض ایضاً الیاس وعیسیٰ و کلاھما من المرسلین اورفرماتے

ہیں فسددنا باب اطلاق النبوۃ علیٰ ھذا المقام الخ آگے لکھا فانہٗ لو عطف لسلم علیٰ نفسہٖ من جمۃ النبوۃ وھو اباب قدسدہٗ اللہ کما سد باب الرسائلۃ عن کل مخلوقٍ بعد رسول علیہ اللہ الیٰ یومِ القیمۃ۔

....

مسئلہِ ختمِ نبوت کا تجزیاتی مطالعہ

حضرتِ اعلیٰ گولڑوی پیر سیّد مہر علی شاہ صاحبؒ کے چند علمی دلائل میں یہاں پیش کر رہا ہوں تا کہ اُن کی علمی حیثیت واضح ہو، حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب سیفِ چشتیائی کی ابتداء میں مرزا کی عبارت نقل کرتے ہیں اور اس پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ’’قادیانی کی نبوتِ اصلیہ کا مدعی ہونے کا ثبوت کے لیے دیکھو اشتہار مورخہ نومبر 1901 کے جس کا عنوان یک غلطی کا ازالہ ہے‘‘۔

چنانچہ وہ مقالاتِ الٰہیہ جو براہینِ احمدیہ میں شائع ہو چکی ہیں اِن میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے کہ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَق (سورۃ الفتح آیت نمبر 28) اِس میں صاف طور پر اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے، یہ عبارت مرزا صاحب کی ہے دیکھیں براہینِ احمدیہ صفحہ نمبر 998۔

اِس میں مرزا صاحب کہتے ہیں اس آیت میں مجھے رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔ مرزا صاحب کے اِس دعویٰ کا جواب میرے جدِ امجد حضرتِ اعلیٰ گولڑویؒ یہ اِیں الفاظ فرماتے ہیں کہ ’’سورۃ الفتح کی اس آیت مبارکہ میں آنحضرت ﷺ کی رسالت اور آپ ﷺ کے دینِ پاک کے غالب کر دینے کا ذکر ہے۔ کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو خواب میں یا بیداری میں یہ آیتِ مذکورہ

سُنائی دی۔ جیسا کہ اکثر حفّاظ اور شاغلین کو کثرتِ استعمال وخیال کے سبب ایسا ہوا کرتا ہے یا فرض کیا جائے بذریعہ الہام ہی سہی تو کیا وہ شخص اِس آیت کے رسول کہلانے کا مجاز ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں''۔

حضرتِ اعلیٰ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ آیت کسی حافظ صاحب کو خواب میں آجائے تو وہ صبح اٹھ کر نبوت کا دعوٰی کر دے کہ میں نبی یا رسول ہوں کیا یہ درست ہوگا۔ ہرگز نہیں یہ تو احمقانہ بات ہے۔

مزید فرماتے ہیں کیا: ''کیا کوئی آیتِ مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰہ وَالَّذِینَ مَعہ' اشِدّاء عَلَی الکُفّارِ (سورۃ الفتح آیت نمبر 29) کے سننے سے رسول ہونے کا مجاز ہوسکتا ہے؟ جب کہ مرزا جی رَسُوْلَہٗ کے سننے سے رسول بن سکتے ہیں تو وہ عَلَی الکُفَّار کے سننے سے کافر کیوں نہیں بن سکتے!''۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ صرف سننے سے اگر انسان رسول بن جاتا ہے تو پھر آیت مذکورہ میں کفار کا لفظ بھی موجود ہے تو پھر کافر کیوں نہیں بنے۔

مزید فرماتے ہیں کہ: ''ایسا ہی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ'' (سورۃ البقرہ آیت نمبر 43) کے سننے سے کوئی دعوٰی کرسکتا ہے کہ میں نبی و رسول ہوں اور نماز اور زکوٰۃ کا حکم مجھ پر نازل ہوا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو جب یہ نہیں کرسکتا تو پھر آیتِ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی (سورۃ التوبہ آیت نمبر 33) کے بفرضیہ الہام ہونے سے فرضی رسالت کو رَسُوْلَہٗ کے لفظ سے کس طرح مراد لیا جاسکتا ہے۔

بِالفرض آیتِ مذکورہ کے مرزا صاحب پر الہام ہونے کو مان لیا جائے تو اُس کو رسول

www.faizanislamweebly.com

کہلانے کا کوئی حق نہی۔ اگر وہ کہتا ہے کہ یہ حق حاصل ہے تو پھر وہ مانے کہ وہ رسولِ اصلی، مُستقل رسول ہونے کا مُدعی ہے نہ کہ ظلّی یا بروزی۔ اگر مرزائی سینہ زوری کر کے اِس آیت کے الہام کی بنیاد پر مرزا جی کو رسول اور وہ بھی ظلّی یا بروزی رسول مانیں گے تو یہ آیتِ قرانی کی تحریفِ معنوی لازم آئے گی۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحبؒ کی دوسری دلیل کا خلاصہ:

''دوسری بات یہ ہے کہ بقولِ قادیانی اگر فنافی الرسول ہونے سے اور حضورﷺ کی عطا و بخشش سے نبی و رسول کا لقب عطا ہوتا ہے تو پھر خود حضورﷺ کو بھی اس کا علم ہونا ضروری ہے۔ معاذ اللہ! کیا حضورﷺ اِس بات سے بے خبر تھے کہ آپﷺ نے کسی اُمتی کو قیامت تک یہ لقب عطا نہیں فرمایا حتیٰ کہ حضرت علیؓ جیسی شخصیت کو بھی صرف تین لقب عطا ہوئے۔ چنانچہ حاکم نے مستدرک میں بروایتِ اسد بن زرارہ اخراج کیا ہے قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُوحِیَ اِلَیَّ فِیْ عَلِیٍّ ثَلَاثٌ اِنَّہٗ سَیِّدُ الْمُؤمِنِیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدُ الْغُرِ الْمُحَجَّلِیْنَ.

حضرت علیؓ کو بھی نبی و رسول کا لقب عطا نہیں ہوا۔ باوجود اس کہ خیبر کے دن یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ وَیُحِبُّہٗ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ سے ان کی محبیّت اور محبوبیت سب صحابہ کرام کے سامنے ظاہر فرمائی پھر بھی اس کے باوجود نبوت اور رسالت کا درجہ انہیں نہیں دیا''۔

حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ صاحبؒ اِس پر مزید تبصرہ فرماتے ہیں: حضور علیہ السلام کا اِرشاد:

ترجمہ: میری امت میں تیس جھوٹے مدعی ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ سمجھے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے، اس میں تیس جھوٹے مدعیان کا ذکر کیا گیا کہ وہ کَذَّابُوْنَ جھوٹے ہوں گے۔ ایک اور

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

روایت جو حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے اور صحیحین میں موجود ہے' اس میں اُن کو کَذَّ ابُوْ نَ کے ساتھ دَجَّالُوْ نَ بھی کہا گیا تو دجال اور کذاب دونوں کے مفہوم کو اگر ملا کر اب تک مدعی نبوت بننے والے جھوٹے نبیوں پر منطبق کیا جائے جیسے مُسیلمہ کذاب' اسود عنسی' ہمدان بن قرمد وغیرہ سے زیادہ یہ مفہوم مرزا قادیانی پر صادق آتا ہے جس نے دجل وفریب کی حد کر دی۔ اتنے پینترے بدلے کبھی محدث' کبھی مجدد' کبھی مسیح' کبھی مسیح موعود کبھی ظلی کبھی بروزی' کبھی مستقل نبی' کبھی مستقل رسول حتیٰ کہ خدا تعالیٰ (معاذ اللہ) جیسا کہ اپنی تالیف کتاب البریعہ کے صفحہ 79 پر لکھتا ہے: ''اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام' نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں، سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا' جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی پھر میں نے منشائے حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی۔ میں کیا دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور پھر کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی جانب منتقل ہوگئی۔

مذکورہ بالا تین جھوٹے نبیوں کے بعد مرزا صاحب ہی تاریخ میں جلوہ گر ہوتے ہوئے کہتے ہیں: ''آیت: وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ'' میں احمد جس کا نام رکھا گیا ہے وہ بھی اُسی مثیل مرزا صاحب کی طرف اِشارہ ہے' رسالہ اوہام صفحہ 273۔

اور اشتہار معیار الاخیار میں شائع کیا: مجھے الہام ہوا ہے قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جمیعاً (سورۃ الآعراف آیت نمبر 158) میں اللہ فرماتا ہے کہا اے قادیانی! لوگوں سے کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں''۔

مرزائیوں کے رَد میں میرے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

پہلی دلیل:

سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر 46 وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ میں یہ بات واضح ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام مہد میں گفتگو کرنے کے علاوہ کہولت میں بھی گفتگو کریں گے اور تاریخ میں یہ بات ثابت ہے کہ کُتبِ معتبر میں کہ کہولت کا دور شروع ہوتا ہے تقریباً 35 سے 45 سال تک اور ایک ضعیف روایت کے مطابق 30 سے 35 سال تک۔ جمہور عُلماء کا یہ اتفاق یہ عرصہ تقریباً 35 سے 45 سال تک جاتا ہے تو اب غور فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ آیتِ مذکورہ میں فرماتا ہے کہ وہ جو بچہ پیدا ہوگا وہ جھولے میں بھی بات کرے گا اور کہولت کی عمر میں بھی بات کرے گا۔ مرزا کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنا نہیں جب کہ کہولت کے لیے 45 سال کا ہونا ضروری ہے۔ 30 سال کی عمر میں انہیں نبوت دی گئی اور 33 سال کی عمر میں انہیں اٹھایا گیا اور 33 سال کے بعد جب وہ کہولت کے عالم میں ہوں گے تو اللہ فرماتا ہے کہ وہ بات کریں گے بات اُسی وقت کریں گے جب وہ آئیں گے۔ وہ کہولت میں بات کریں گے اور کہولت کی عمر 40 سے اوپر ہوتی ہے تو ابھی تو وہ 40 سال کی عمر کو پہنچا ہی نہیں اس کا مطلب ہے کہ محض دکھاوے کے لیے مرزائی قرآن پڑھتا ہے اس کا ایمان اس آیت پر نہیں ہے ورنہ وہ یہ نہ کہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہیں آنا۔ اِن احادیثِ مبارکہ کا ذکر پیر سیّد مہر علی شاہ صاحبؒ نے اپنی تصنیف ''شمس الہدایہ'' میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

دوسری دلیل:

ہر نبی کا کوئی نہ کوئی کلمہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی مرزائیوں سے پوچھے کہ آپ اپنا کلمہ سنائیں تو وہ یہ ہی کلمہ سنائیں گے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رسول اللّٰه۔ لیکن ہم بھی یہی کلمہ پڑھتے ہیں

جس کے مطابق وہی تاجدارِ مدینہ اللہ کا رسول ہے۔اور مرزائیوں کا کلمہ ہی نہیں تو وہ کیا نبی ہوگا کہ جس کا کلمہ ہی نہیں۔

تیسری دلیل:

آدم سے لے کر حضور علیہ السلام تک جتنا بھی انبیاء کرام تشریف لائے ہیں سب کے اِسمائے گرامی مفرد ہیں۔نوح' موسیٰ' عیسیٰ' یوسف' یعقوب' الیاس' ہارون' یحییٰ' ابراہیم' داوٗد' سلیمان علیہم السلام کے اَسما مفرد صورت میں ہیں تو غلام احمد یہ تو مرکب ہے۔آخر کیوں؟ پھر نام کے ساتھ تادمِ مرگ لفظِ غلام کا لاحقہ بھی لگائے رکھنا اور رُتبے میں آقا علیہ السلام کی برابری بھی کرنا۔

چوتھی دلیل:

جنابِ آدم علیہ السلام سے لے کر حضور ختمی مرتب ﷺ تک کسی نبی نے بتدریج دعوٰی نبوت نہیں کیا بلکہ اولاً ہی نبی ہونے کا دعوٰی کیا چنانچہ حضرت صفیہ بنتِ عبدالمطلب کی روایت کے مطابق انہوں نے حضور ﷺ کی ولادت کے فوراً بعد آثار (نشانیاں) دیکھیں جن میں سرِفہرست یہ تھی آپ ﷺ نے ولادت کے بعد فوراً سر مبارک اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور زبانِ حق ترجمان سے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّی رَسُوْلَ اللّٰہ.

پانچویں دلیل:

انبیاء ماسبق میں سے کسی نبی یا رسول ظلی اور بروزی کے الفاظ استعمال نہیں کیے بلکہ حضرت عیسیٰؑ نے ولادت کے فوراً بعد اپنی نبوت کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا قال انی عبداللہ۔مرزا صاحب کی نبوت کم از کم میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جس میں بیچارے کی نبوت کاملہ تک پہنچنے کے لیے کبھی مُحدث، کبھی مجدد، کبھی مسیح، کبھی مسیح موعود، کبھی مستقل نبی اللہ، کبھی مستقل رسول اللہ، کبھی ظل

www.faiz-e-islam.weebly.com

اور کبھی بروزی کے الفاظ سے زینے طے کرنا پڑے۔اور اللہ کی شان کہ وہ اپنا اس دعوٰی نبوت کی خود ہی تکذیب کر بیٹھے جب انہوں نے مقامِ نبوت ترک فرما کر مرتبہ الوہیت پر جلوہ گر ہونا اپنے لئے پسند فرمایا:

اعتراض

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تمام انبیا کے نام مفرد ہیں تو ذوالکفل نام تو قرآن میں آیا ہے اور یہ مرکب ہے؟

الجواب:

یہ علمِ وصفی ہے اور علمِ وصفی کی تعریف کی گئی ہے کہ کسی چیز یا کسی شخص کا کسی خاص چیز یا وصف کی وجہ سے نام پڑ جائے جیسے حضرت یونس علیہ السلام کے لئے قرآنِ مجید میں ذوالنون اور ایک دوسرے مقام پر صاحب الحود کے نام سے یاد کیا گیا ہے تو نحویوں کے نزدیک ذی الکفل، ذوالنون اور صاحب الحود کی طرح علمِ وصفی ہے۔ہم اِس کی تعریف ابھی بیان کر چکے ہیں لہٰذا اگر مرزائی میرے بیان کردہ مرکب اور مفرد والی دلیل پر اعتراض وارد کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔

مرزا صاحب کی گستاخیاں:

مرزا صاحب نبوت اور رسالت کے مدعی ہونے کے علاوہ اپنی ایک تصنیف میں یہ بھی کہہ گئے کہ ایک وقت مجھ پر ایسا بھی گزرا کہ میں مریم تھا یعنی مونث تھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ حقوقِ زوجیت بھی ادا کئے (معاذ اللہ)۔کبھی رسول، کبھی نبی، کبھی خدا بن بیٹھا اور کبھی اُسی کی بیوی بن جانا (معاذ اللہ)۔خدارا انصاف کیجئے کہ کوئی معقول آدمی ایسی بے ہودہ اور خلافِ عقل باتیں کر سکتا ہے؟۔

www.faiz-e-isbat.weebly.com

شجرہ مہریہ معینیہ

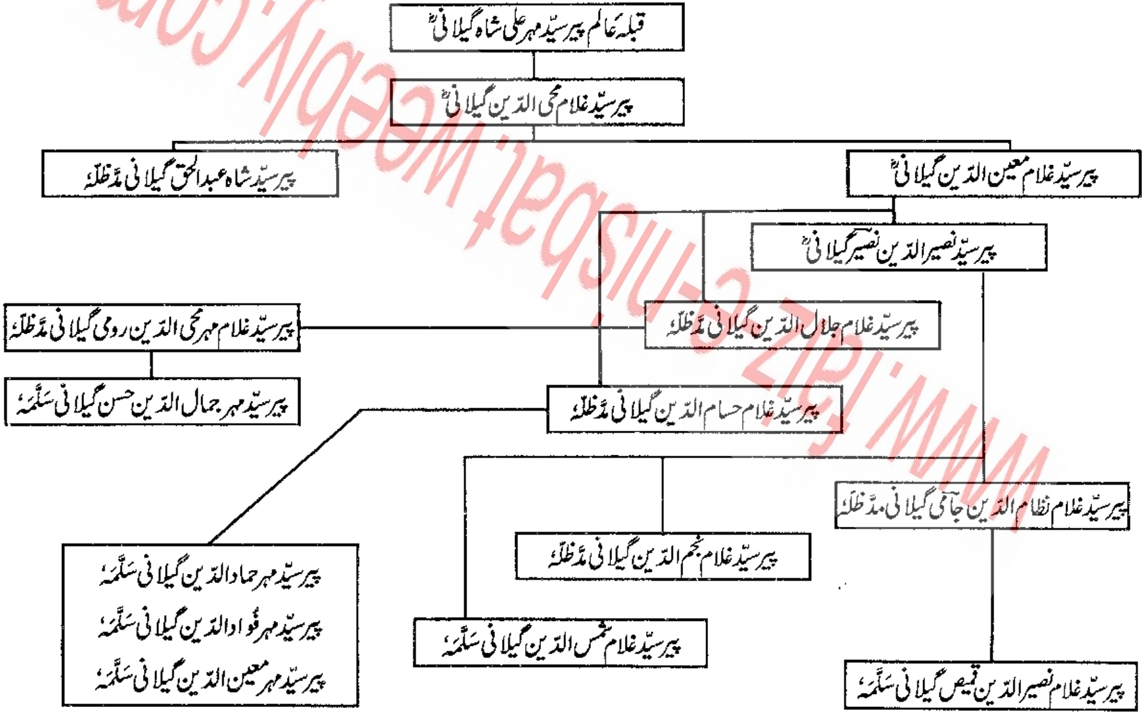

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

مقالاتِ نصیر

1:-	لفظِ اللہ کی تحقیق	(متلاشیانِ راہِ حق کے لیے سامانِ تحقیق)	مطبوعہ
2:-	قرآنِ مجید کے آدابِ تلاوت	(قرآن مجید کی رفعت وعظمت، قلوب واذہان میں جاگزیں کرنے والا رسالہ)	مطبوعہ
3:-	آئینۂ شریعت میں پیری مریدی کی حیثیت	(فلسفۂ بیعت پرمبنی ایک دلچسپ مقالہ)	مطبوعہ
4:-	پیرانِ پیرؒ کی شخصیت، سیرت اور تعلیمات	(ایک ایمان افروز اور شرک سوز مقالہ)	مطبوعہ
5:-	الجواہر التوحیدیہ فی تعلیماتِ الغوثیہ	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تعلیمات کی روشنی میں عقیدۂ توحید پر سیر حاصل بحث	مطبوعہ
6:-	موازنۂ علم وکرامت	(مقامِ علم گھٹانے والوں کے لیے تازیانۂ عبرت)	مطبوعہ
7:-	کیا ابلیس عالم تھا؟	(اربابِ علم واصحابِ تحقیق کے لیے پیغامِ مباہات)	مطبوعہ
8:-	اسلام میں شاعری کی حیثیت	(ایک انوکھا اور اچھوتا تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
9:-	مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب		مطبوعہ
10:-	پاکستان میں زلزلے کی تباہ کاریاں	(اسباب اور تجاویز)	مطبوعہ
11:-	فتویٰ نویسی کے آداب	(طالبانِ تحقیق کے افادہ کے لیے ایک تحقیقی مقالہ)	مطبوعہ
12:-	پنجابی کلام	(درنگِ ابیاتِ - حضرت سلطان باھوؒ)	مطبوعہ

www.faizenisbat.weebly.com

تصانیفِ نصیر

1:- نام و نسب (سیادتِ غوث پاک کے تحقیقی ثبوت، نکاحِ سیدہ کی شرعی حیثیت اور شیعہ و خوارج کے عقائد کا تفصیلی جائزہ) مطبوعہ

2:- راہ و رسمِ منزل ہا (تصوّف اور عصری مسائل پر سیر حاصل بحث) مطبوعہ

3:- امام ابوحنیفہؒ اور اُن کا طرزِ استدلال (امام الائمہ سراج الامہؒ کے علمی و فقہی مقام و مرتبہ کا بیان) زیرِ طبع

4:- اعانت و استعانت کی شرعی حیثیت (اثباتِ توحید و ردِّ شرک کے لیے دلائلِ قاطعہ) مطبوعہ

5:- لطمۃ الغیب علیٰ ازالۃ الریب (حضرت پیرانِ پیرؒ کے گستاخوں کے منہ پر علمی طمانچہ) مطبوعہ

6:- رنگِ نظام (قرآن و حدیث کی روشنی میں اُردو مجموعہ رُباعیات) مطبوعہ

7:- دیں ہمہ اُوست (عربی، فارسی، اردو اور پنجابی نعتیں) مطبوعہ

8:- فیضِ نسبت (عربی، فارسی، اردو اور پنجابی میں مناقب) مطبوعہ

9:- آغوشِ حیرت (فارسی رُباعیات) مطبوعہ

10:- پیمانِ شب (اُردو غزلیات کا پہلا مجموعہ) مطبوعہ

11:- دستِ نظر (اُردو غزلیات کا دوسرا مجموعہ) مطبوعہ

12:- عرشِ ناز (فارسی، اُردو، پوربی، پنجابی اور سرائیکی میں متفرق کلام) مطبوعہ

13:- الرُّباعیاتُ المدحیہ فی حضرۃِ القادریّہ (فارسی رُباعیات در شانِ حضرت پیرانِ پیرؒ) مطبوعہ

14:- طریقُ الفلاح فی مسئلۃِ الکفوِ للنّکاح (نکاحِ سیّدہ با غیر سیّد کی شرعی حیثیت) مطبوعہ

15:- متاعِ زیست آخری متفرق کلام (حمدیہ، نعتیہ، مناقب، غزلیات، رباعیات) مطبوعہ

www.faiz-e-nisbat.weebly.com

آں ختمِ رُسل امیرِ ایوانِ وجُود
دارائے سریرِ حُسن و سُلطانِ وجُود
از بابِ کتابِ آفرینش پُرسی
آں نامِ محمدؐ است عنوانِ وجُود

www.faiz-e-nisbat.weebly.com